سیاہ خضاب

حرام ہے

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

محمد نصیر رضا قادری
گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۱ محلہ پاک نگر
لاہور

حک العیب

فی

حرمۃ تسوید الشیب ۱۳۱۳ھ

سیاہ خضاب حرام ہے

سولہ حدیثوں اور اقوال ائمہ سے اس کا ثبوت دیا گیا ہے

از

مجدد برحق اعلحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا

نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی نمبر ۲

سلسلہ کتب ۱۱

نام کتاب ——— سیاہ خضاب حرام ہے

مصنف ——— اعلیٰحضرت بریلوی

تعداد ——— تقریباً ایک ہزار

طباعت ——— بار سوم جولائی ۱۹۹۰ء

ناشر ——— ادارہ تصنیفات امام احمد رضا بریلوی

مطبع ——— مشہور آفسٹ پریس کراچی

قیمت ——— 4

ملنے کے پتے

۱. مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

۲. جیلانی بک ہاؤس 39. مریم مارکیٹ ایم. اے جناح روڈ کراچی

۳. خورشید پبلشرز 18 1/2 نیو اردو بازار. کراچی

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

از بانس بریلی شہر کہنہ مسئولہ جناب محمد شفیع علی خاں صاحب ۲۳، ربیع الاول شریف ۱۳۰۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہوجائیں جائز ہے یا نہیں؟ اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا ۔

الجواب

صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالتِ جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے۔ جس کی حرمت پر احادیثِ صحیحہ ومعتبرہ ناطق فاقول وباللہ التوفیق

حدیث اول:۔ احمد ومسلم وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے راوی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی داڑھی خالص سفید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیروا ھذا بشیئ واجتنبوا السواد۔ اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ **حدیث دوم** امام احمد اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں غیروا الشیب ولا تقربوا السواد پیری کی تبدیلی کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ **حدیث سوم** امام احمد وابوداؤد ونسائی وابن حبان

وحاکم بافادہ تصحیح اور ضیا مختارہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون قوم فی اٰخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ آخر زمانہ میں کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے۔ وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ نیلگوں ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔ **حدیث چہارم** ابن سعد عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ مرسلاً راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالٰی لا ینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیٰمۃ جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ **حدیث پنجم** ابن عدی کامل اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالٰی یبغض الشیخ الغربیب بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اس بوڑھے کو جس نے اپنی داڑھی سفید کو سیاہ کیا ہو۔ تعلیقات علامہ حنفی میں ہے الغربیب ای الذی یسود شیبہ ، عزیزی میں ہے الغربیب الذی لا یشیب او الذی یسود شیبتہ بالخضاب۔ **حدیث ششم**۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر زرد خضاب ایمان والوں کا ہے۔ اور سرخ اسلام والوں کا۔ اور سیاہ خضاب کافروں کا۔ **حدیث ہفتم**۔ عقیلی وابن حبان وابن عساکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں

الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا (دور کیا) اس نے اپنے اسلام کا نور زائل کیا۔ علامہ محمد حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں خلع الشیب ای ازالہ قسترہ بان خضبہ بالسواد فی غیر جھاد۔ علامہ مناوی پھر علامہ عزیزی اس حدیث پر تصریح کرتے ہیں فتنتفہ مکروہ وصبغہ بالسواد لغیر الجہاد حرام یعنی پس سپید بال اکھاڑنا مکروہ ہے۔ اور سیاہ خضاب غیر جہاد میں حرام ہے۔ **حدیث ہشتم**۔ حاکم کتاب الکنی والالقاب میں بسند حسن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا مالم یغیرھا جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے **حدیث نہم**۔ دیلمی وابن النجار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من خضب بالحناء والکتم ابراھیم علیہ السلام واول من اختضب بالسواد فرعون سب میں سے پہلے حنا اور کتم سے خضاب کرنے والے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور سب میں سے پہلا سیاہ خضاب کرنے والا فرعون ہے۔ علامہ مناوی اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں فلذلک کان الاول مندوبا والثانی محرما الا للجھاد۔ اس لئے پہلا خضاب مستحب ہے اور دوسرا غیر جہاد میں حرام۔ **حدیث دہم**۔ طبرانی معجم کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنۃ میں حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیٰمۃ جو سیاہ خضاب کریگا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ **حدیث یازدہم**۔ نیز کبیر طبرانی میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور

غور

پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں من مثّل بالشعر فلیس لہ عند اللہ خلاق جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ تعالےٰ کے یہاں اس کے لیے کچھ حصّہ نہیں علماء فرماتے ہیں ہیئات بگاڑنا کہ داڑھی مونڈے یا خضاب کرے۔ تیسیر میں ہے۔ ای غیرہ مثلۃ بالقّم بان نتفہ اوحلقہ من الخد ودادغیرہ بالسّواد۔ **حدیث دوازدہم تا پانزدہم**۔ ابو یعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر میں واثلہ بن استقع۔ اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک عبید اللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں شرکھولکم لیتشبّہ بشبابکم تمہارے ادھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔ امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخضاب بالسّواد منھی عنہ لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم خیر شبابکم من تشبہ بشیوخکم وشر شیوخکم من تشبہ بشبابکم **حدیث شانزدہم**۔ ابن اسعد طبقات میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الخضاب بالسّواد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا افسوس ہے کہ ذرا سے نفسانی شوق کے لئے آدمی ایسی سختیوں کو گوارہ کرے۔ **محیط** میں ہے الخضاب بالسّواد قال عامۃ المشائخ انہ مکروہ ذخیرہ میں ہے علیہ عامۃ المشائخ در مختار میں ہے یکرہ بالسّواد وقیل لا ان تینوں عبارتوں کا یہی حاصل کہ عامۂ مشائخ کرام وجمہور ائمہ اعلام کے نزدیک سیاہ خضاب منع ہے۔ علماء جب کراہت مطلق بولتے ہیں اس سے کراہت تحریم مراد لیتے ہیں جس کا مرتکب گنہگار ومستحق عذاب ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ علامہ

سیدی حموی پھر علامہ سیّد طحطاوی پھر علامہ سیّد شامی رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ھذا فی حق غیر الغزاۃ ولا یحرم فی حقھم للارھاب یعنی سیاہ خضاب کا حرام ہونا غیر غازی کے حق میں ہے اور غیر غازیوں کے حق میں کافروں کے ڈرانے کے لئے حرام نہیں۔ شیخ محقق مولانا عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں۔ پیری نور الٰہی است وتغییر نور الٰہی بظلمت مکروہ ووعید در باب خضاب سیاہ شدید آمدہ اھ ملخصًا۔ اسی میں ہے۔ خضاب بسواد حرام است وصحابہ وغیرھم خضاب سُرخ میکردند وگاہے زرد نیز اھ ملخصًا بالجملہ یہی قول مختار منصور ومذہب جمہور وثابت بارشاد حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہے۔ اور شک نہیں کہ احادیث وروایات میں مطلق سیاہ رنگ سے ممانعت فرمائی۔ تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے۔ خواہ نرا نیل یا مہندی کا میل۔ یا کوئی تیل غرض کچھ ہو۔ سب ناجائز وحرام۔ اور ان وعیدوں میں داخل ہے۔ حدیث وفقہ میں اگر صرف نیل خالص کی ممانعت اور باقی سیاہ خضابوں کی اجازت ہوتی۔ تو بے شک مہندی کی آمیزش کام دیتی۔ اب کہ مطلقًا سیاہ رنگ کو حرام فرمایا۔ تو جب تک اس قدر مہندی نہ ملے جو نیل پر غالب آجائے اور اس کی سیاہی کو دور کر دے۔ کیا کام دے سکتی ہے کہ وجہ حرمت یعنی بالوں کی ظلمت اب بھی باقی۔ اور وہ جو صحیح حدیث میں وارد کہ حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنا وکتم سے خضاب فرماتے۔ ہرگز مفید نہیں کہ بتصریح علماء وخضاب سیاہ رنگ نہ دیتا تھا۔ بلکہ سُرخی لاتا جس میں سیاہی کی جھلک ہوتی۔ سرخ رنگ کا قاعدہ ہے کہ جب نہایت قوت کو پہنچتا ہے۔ تو ایک شان سیاہی کی دیتا ہے۔ ایسا خضاب بلاشبہ جائز بلکہ محمود جس کی تعریف خود حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم سے منقول۔ رواہ احمد والاربعۃ وابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ شیخ محقق نوّر اللہ مرقدہٗ شرح مشکوٰۃ شریف

میں فرماتے ہیں. بصحت رسیدہ است کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب میکرد بحناء وکتم کہ نام گیاہے است. لیکن رنگ آں سیاہ نیست بلکہ سرخ مائل بسیاہی است. اس کے قریب علامہ قاری جمع الوسائل شرح شمائل شریف ترمذی اور امام احمد قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری شریف میں تصریح فرمائی. اور قول راجح و تفسیر جمہور پر کتم نیل کا نام ہی نہیں بلکہ وہ ایک اور پتی ہے. کہ رنگ میں سرخی رکھتی ہے. اور شکل میں برگ زیتون کے مشابہ ہوتی ہے. جیسے لوگ حناء یا نیل سے ملا کر خضاب بناتے ہیں. علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں الکتم بفتح الکاف والمثناۃ الفوقیۃ نبت یشبہ ورق الزیتون یخلط بالوسمۃ ویختضب بہ اسی میں ہے الکتم بفتحتین نبت فیہ حمرۃ یخلط بالحناء او الوسمۃ فیختضب بہ ابھی مشکوۃ سے گذرا. کہ رنگ آں سیاہ نیست **اقول** بلکہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ خود حدیثوں سے ثابت کر سکتا ہے کہ حناء وکتم کے خضاب کا رنگ سرخ ہوتا تھا. صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے مروی قال دخلت علی ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا (زاد الاحزان) بالحناء والکتم یعنی میں حضرت ام المومنین ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا. انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک (جو اُن کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے. انہیں عثمان بن عبد اللہ سے انہیں موئے مبارک کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی ان ام سلمۃ ارتہ شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے

مبارک سرخ رنگ دکھائے. ثابت ہوا کہ حنا و کتم نے سرخ رنگ دیا. بلکہ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی دوسری روایت یوں ہے شعرا احمر مخضوبا بالحناء والکتم یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا. تو واضح ہوا کتم اگرچہ کسی شے کا نام ہو مگر روایت مذکورہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سیاہ خضاب کا گمان کرنا یا اُس سے نیل اور حناء ملے ہوئے کو مطلقاً جائز سمجھ لینا محض غلط ہے. افسوس کہ ہمارے زمانہ کے بعض صاحبوں نے خضاب وسمہ و حناء کی روایات تو دیکھیں. اور ان کا مطلب اصلاً نہ سمجھا. اوّل تو وسمہ نیل ہی کو نہیں کہتے بلکہ ایک اور پتی ہے. کہ حناء میں مل کر اُس کی سُرخی تیز کر دیتی ہے. ورنہ خالص حنا کی سرخی گہری نہیں. **قاموس و تاج العروس** میں ہے. الوسمۃ ورق النیل او نبات اخر یخضب بورقہ مغرب میں اسی معنی پر جزم کیا اور وسمہ بمعنی نیل کو قول ضعیف کہا. حیث قال الوسمۃ شجرۃ ورقہا خضاب وقیل ھی العظلم یخضب ویطحن ثم یخلط بالحناء فیقنا لونہ والا کان اصفر یعنی وسمہ کو نیل کہنا قول ضعیف ہے معتمد یہ ہے کہ عرب کی زبان میں وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں. جب سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے. ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے. انتہیٰ. یوں تو بحمد اللہ تعالیٰ روایات میں نیل والوں کے لئے اصلاً پتہ نہیں. اور اگر قاموس کی طرح دونوں معنی مساوی رکھے جائیں. جب بھی نیل والوں کا استدلال باطل کہ قطعاً محتمل کہ وہ پتی مراد ہے. جو حناء کی سُرخی تیز کرتی ہے. اور بالفرض ان کی خاطر مان ہی لیجئے. کہ وسمہ سے نیل مراد تو حاشا وہ روایتیں یہ نہیں کہتیں کہ پہلے مہندی کا خضاب کر لیجئے. جس سے بال خوب صاف ہو جائیں اس پر وسمہ چڑھایئے. کہ ظلمتیں اپنا پورا عمل دکھائیں. نہ یہ

کہ برائے نام نیل میں کچھ پتیاں مہندی کی ڈال کر خلط کا حیلہ کیجئے اور سیاہی کا کامل لطف حاصل کیجئے. بلکہ یہ مقصود کہ اس پر غالب آکر رنگ میں سیاہی نہ آنے دے. بلکہ یہ مراد کہ اصل خضاب حنا کا ہو. اور اسی میں کچھ پتیاں نیل کی شریک کر لی جائیں جس سے اس کی سرخی میں ایک گونہ پختگی آجائے. اس کی نظیر بعینہ یہ ہے کہ شراب میں نمک ملانے کو علماء نے باعث تخلیل و تحلیل فرمایا ہے. کہ جب سرکہ ہوگئی. حقیقت بدل گئی. حلت آگئی. کہ اب وہ شراب ہی نہ رہی. ان روایات کو دیکھکر کوئی صاحب پہلے نمک کھاکر اوپر سے شراب پی لیں. یا گھڑے بھر شراب میں ایک کنکری نمک ڈال کر چڑھا جائیں کہ ہم تو نمک ملاکر پیتے ہیں. حالانکہ مقصود یہ تھا کہ نمک اس کا جوش بٹھا دے ترش کر کے سرکہ بنا دے. ایسے حیلے شرعِ مطہر میں کیا کام دے سکتے ہیں. الحاصل مدار کار رنگ پر ہے. بالفرض اگر خالص مہندی سیاہ رنگ لاتی. وہ بھی حرام ہوتی. اور خالص نیل زرد یا سرخ رنگ دیتا. وہ بھی جائز ہوتا. یوں ہی نیل اور مہندی کا میل یا کوئی اور بلا ہو. جو کچھ سیاہ رنگ لائیں حرام ہیں. واللہ تعالٰے اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

عبد القادر ۱۲۹۱ھ
محب الرسول قادری

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰے احمد رضا خاں

عبد المقتدر
مطیع الرسول

سیاہ خضاب خواہ کسی طرح ہو روایات صحاح احادیث و فقہ سے کراہت ثابت ہے. رشید احمد گنگوہی عفی عنہ. مذہب صحیح حنفیہ کا یہ ہے کہ خضاب حنا اور وسمہ حسن ہے. قال فی الغاثیۃ والخضاب والحناء والوسمۃ حسن وقال فی رد المحتار. ومذہبنا ان الصبغ بالحناء والوسمۃ حسن انتہی
محمد ارشاد حسین رامپوری عفی عنہ

رشید احمد ۱۳۰۱ھ

ارشاد ۱۲۸۲ھ
محمد حسین احمدی

مسئلہ

از شہر کہنہ بریلی مرسلہ شیخ عبد العزیز صاحب ۲ رجمادی الاخریٰ ۱۳۱۴ھ

خضاب سیاہ رنگ یعنی مہندی و نیل باہم مخلوط کر کے بلا ضرورت شرعی استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور ضروریاتِ شرعی کیا کیا ہیں. صرف مہندی لگانا مسنون ہے. یا نہیں. سوائے خضاب مذکورہ بالا اور خضاب بھی مثل مازو و ہلیلہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب معہ حوالہ کتاب مرحمت ہو. بینوا توجروا

فقط

الجواب

سیاہ خضاب خواہ مازو و ہلیلہ و نیل کا ہو. خواہ نیل و حناء مخلوط، خواہ کسی چیز کا سوائے مجاہدین کے سب کو مطلقاً حرام ہے. اور صرف مہندی کا سرخ خضاب یا اس میں نیل کی کچھ پتیاں ملاکر جس سے سرخی میں پختگی آجائے اور رنگ سیاہ نہ ہونے پائے سنتِ مستحبہ ہے. علامہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ الشریف اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں.
خضاب بسواد حرام است و صحابہ وغیرہم خضاب سرخ میکردند. گاہے زرد نیز اہ ملخصاً حدیث میں ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر زرد خضاب ایمان والوں کا. سرخ خضاب اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافروں کا. رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما. محیط پھر منح الغفار پھر رد المحتار میں ہے اما الحمرۃ فہو سنۃ الرجال وسیما المسلمین. قاضی خاں پھر شرح مشارق پھر شامی میں ہے مذہبنا ان الصبغ بالحناء والوسمۃ حسن. احادیث میں سیاہ

خضاب پر سخت سخت وعیدیں اور مہندی کے خضاب کی ترغیبیں بکثرت وارد ہیں
وقد حققنا مسألۃ تحریم السواد مطلقاً فی فتاوینا بما فیہ
شفاء واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔۔

تمت

مسئلہ - ۸ ربیع الآخر شریف ۱۷ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ داڑھی وغیرہ پر مرد کو بلا کسی وجہ موجہ کے وسمہ کرنا یا کسی رنگ سے رنگنا جائز ہے۔ یا گناہ۔ بینوا توجرو۔

الجواب

تنہا مہندی مستحب ہے۔ اور اس میں کتم کی پتیاں ملا کر ایک گھاس مشابہ برگ زیتون ہے۔ جس کا رنگ گہرا سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے۔ اس سے بہتر اور زرد رنگ سب سے بہتر اور سیاہ وسمے کا ہو۔ خواہ کسی چیز کا مطلقاً حرام ہے۔ مگر مجاہدین کو سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔

عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا قال فمر اٰخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر اٰخر قد خضب بالصفرۃ فقال ھذا احسن من ھذا کلہ

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے گذرے۔ فرمایا کیا خوب ہے۔ پھر دوسرے گذرے۔ انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا۔ فرمایا یہ اس سے بہتر ہے۔ پھر تیسرے زرد خضاب

کئے گذرے فرمایا یہ ان سب سے بہتر ہے۔ معجم کبیر طبرانی ومستدرک میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

الصفرۃ خضاب المؤمن والحمرۃ خضاب المسلم والسواد خضاب الکافر

زرد خضاب ایمان والوں کا ہے۔ اور سرخ اہل اسلام کا۔ اور سیاہ خضاب کافروں کا ہے۔ امام احمد مسند اور ابوداؤد و نسائی و ابن حبان و حاکم و ضیاء اپنی اپنی صحاح اور بیہقی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

یکون قوم فی اٰخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ

آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے۔ جیسے جنگلی کبوتروں کے پوٹے۔ وہ جنت کی بُو نہ سونگھیں گے۔ طبرانی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

من خضب بالسواد سود اللہ وجھہ یوم القیٰمۃ

جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ علامہ حموی طحطاوی و شامی فرماتے ہیں :۔

ھٰذا فی حق غیر الغزاۃ ولا یحرم فی حقھم للارہاب۔

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ بصحت رسیدہ است کہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خضاب می کرد بحنا و کتم کہ نام گیاہے است۔ لیکن رنگ آں سیاہ نیست بلکہ سرخ مائل بسیاہی است۔ اس مسئلے کی تفصیل فتاوائے فقیر میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :۔ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ

کیا حکم ہے علمائے اہل سنت کا کہ خضاب کا لگانا جائز ہے یا نہیں بعض علماء جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

سرخ یا زرد خضاب اچھا ہے۔ اور زرد بہتر اور سیاہ خضاب کو حدیث میں فرمایا کافر کا خضاب ہے۔

دوسری حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔ یہ حرام ہے۔ جواز کا فتویٰ باطل ومردود ہے۔ ہمارا مفصل فتویٰ اس بارے میں مدت کا شائع ہو چکا

واللہ تعالیٰ اعلم

عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ

کتبــــــــــہ

بمحمدن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہماری مطبوعات

فتاویٰ مصطفویہ

(جلد اوّل)

از: مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان بریلوی

قیمت: -/

فقیہہ اسلام

از: ڈاکٹر حسن رضا خان

قیمت: -/

تدوین قرآن

از: مولانا محمد احمد اعظمی

قیمت: -/

ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی